مغربی اور سرمایہ دارانہ طرز زندگی کے ہولناک نتائج

دنیا میں کبھی اتنے لوگ امراض قلب سے نہیں مرے

دل کی بیماری امیر ملکوں کی بیماری ہے اور مصنوعی طرزِ زندگی کا نتیجہ

دنیا بھر میں سالانہ ایک کروڑ ۷۰ لاکھ افراد دل کی بیماریوں سے انتقال کر جاتے ہیں۔ دنیا میں سگریٹ نوشی کے بڑھتے ہوئے رجحان، کم عمری میں موٹاپے کا اضافہ اور غیر متوازن غذا کے باعث دل کی بیماریوں میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے سگریٹ وہ لوگ پیتے ہیں جو عقل مند ہیں ڈبیہ پر عبارت بھی پڑھتے ہیں کہ ''سگریٹ نوشی صحت کے لیے مضر ہے''، لیکن پھر بھی پیتے ہیں حیرت اس بات پر ہے کہ مضر چیز بیچنے کی کھلی آزادی ہے سب سے زیادہ عقل مند امریکی یورپی سب سے زیادہ سگریٹیں پیتے ہیں ایسی عقل سے اللہ تعالیٰ کی ہزار مرتبہ پناہ، اس وقت دنیا میں ہونے والی کل اموات کا ۲ء۲۹ فیصد اموات دل کے امراض کے باعث ہو رہی ہیں۔ اقوام متحدہ کے مطابق دل کی بیماریوں کے باعث ہونے والی اموات میں ۸۰ فیصد ترقی پذیر ممالک میں ہوتی ہے جبکہ سال ۲۰۱۰ء تک ترقی پذیر ممالک میں اموات کی سب سے بڑی وجہ دل کی بیماریاں ہی ہوں گی دل کے امراض کے باعث ہلاک ہونے والے ایک کروڑ ۷۰ لاکھ افراد میں سے ۲۷ لاکھ دل کی خطرناک بیماریوں، ۵۵ لاکھ دل کے دورے اور ۴۳ لاکھ بلند فشار خون اور دیگر بیماریوں کے باعث دل بند ہو جانے سے ہلاک ہو رہے ہیں۔ پاکستان کی ۱۲ فی صد آبادی دل کی مختلف بیماریوں میں مبتلا ہے۔ سالانہ ۲ کروڑ افراد دل کا دورہ پڑنے کے باوجود سنبھل جاتے ہیں لیکن ان کے علاج پر خطیر رقم خرچ کرنا پڑتی ہے، عالمی سطح پر دل کی بیماری کے باعث ہلاک ہونے والے ایک کروڑ ۷۰ لاکھ میں سے ایک کروڑ ۲۰ لاکھ افراد ایسے ہیں جو دل کی مختلف بیماریوں کے باعث ہلاک ہوئے ہیں۔ جبکہ ۵۰ لاکھ افراد دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ ماہرین نے اندازہ لگایا ہے کہ عالمی سطح پر اگر دل کی بیماریوں کے لیے احتیاط نہ برتی گئی تو سال ۲۰۲۰ء تک اموات ۲ کروڑ ۴۰ لاکھ تک ہو جائیں گی، عالمی ادارہ برائے صحت کے مطابق

ساحل مارچ ۲۰۰۶ء

سال ۲۰۰۲ء کے دوران پاکستان میں تقریباً ڈیڑھ لاکھ افراد دل کی مختلف بیماریوں اور ۸۷ ہزار ۵۱۲ دل کا دورہ پڑنے سے ہلاک ہوئے۔

پاکستان میں ۵۵ لاکھ مرد اور ۵۳ لاکھ خواتین بلند فشار خون [ہائی بلڈ پریشر] کا شکار ہیں۔ دنیا میں سالانہ ۸۶ لاکھ خواتین دل کی بیماری کے باعث وفات پا جاتی ہیں جبکہ ترقی پذیر ممالک میں ۵۰ سال سے زائد عمر کی خواتین کی نصف تعداد دل کی بیماریوں کے باعث ہلاک ہوتی ہے۔ کیوں کہ ملازمت پیشہ خواتین [ورکنگ وومن] صبح کام کرنے کے لیے نکلتی ہیں شام کو واپس آتی ہیں کھانا کھا کر سو جاتی ہیں تاکہ صبح دفتر جاسکیں دفتر میں بھی کام بیٹھ کر کرنا ہوتا ہے سفر آرام دہ گاڑیوں میں ہوتا ہے تیار شدہ کھانوں پر گزر بسر ہے لہٰذا حرارے تحلیل نہیں ہوتے۔ مغربی اور سرمایہ دارانہ طرز زندگی کا مقصد کا مقصد عیش و عشرت کی زندگی کو ممکن بنانا ہے جس کا لازمی نتیجہ امراض قلب ہے اس طرز زندگی میں زندگی کا مقصد صرف کھانا اور محض کھانا ہے قرآن نے اسے ''تاکل الانعام'' سے تعبیر کیا ہے فطری طرز زندگی سے گریز اور مصنوعی طرز زندگی نے انسانوں کے لیے آلام کی دنیا آباد کردی ہے دل کی بیماری اب امیروں کا ہی نہیں غریبوں کا بھی استقبال کر رہی ہے جب غریب امیروں کے طور طریقے اختیار کریں گے تو انجام یہی ہوگا۔ دل کی بیماری کا علاج امراض قلب کے جدید ہسپتال کھول کر نہیں کیا جاسکتا اس کا علاج سادہ زندگی، فطری طرز حیات، فطری غذاؤں، اور خاندان کے فطری ادارے کے استحکام کے بغیر ممکن نہیں ہے جب تک قدیم اجتماعیتوں کو زندہ نہ کیا جائے جو مغرب کے فکر و فلسفے نے تحلیل کر دی ہیں انسانوں کو چین و سکھ نہیں مل سکتا اور آلام سے نجات نہیں دلائی جاسکتی کھانے پینے اور رہن سہن کے تمام طریقے بدل کر سنت رسول اللہ کو اختیار کرنے ہی میں دین و دنیا کی نجات ہے۔ چین، جاپان، روس، بھارت، یورپ، خلیج، سعودی عرب، امریکا کے بارے میں شائع ہونے والے تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق نوجوان نسل کا ستر فی صد حصہ موٹاپے کی بیماری میں مبتلا ہے، اس کی وجہ سرمایہ دارانہ طرز زندگی کے باعث ہمہ وقت کھانے کی عادت ہے، نوجوان نسل کی صحت بوڑھے لوگوں کے مقابلے میں گرتی ہوئی دیوار ہے، اپنی ضرورت سے زیادہ غذا کھانے والے دوسروں کا حق بھی کھا لیتے ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ سزا کے طور پر یہ اضافی خوراک اور غذا رگوں میں چربی بنا کر جما دیتے ہیں۔ یہی چربی انسان کو موت و زیست میں مبتلا کر کے توبہ کا دروازہ کھولتی ہے لیکن سائنس و ٹیکنالوجی کی چکا چوند اس دروازے کو بند کر دیتی ہے، امراض قلب کی وجہ معلوم ہو جانے کے باوجود لوگ اپنے چٹخارے چھوڑنے پر تیار نہیں، نفس الہٰ بن گیا ہے جو شرک ہے۔ دس لاکھ روپے کے خرچے کے بعد قلب کی جراحی کے تکلیف دہ عمل سے گزرنے والا مریض زندگی بھر کون سی غذا استعمال کرسکتا ہے؟ رسول اکرمؐ کے دسترخوان پر کونسی غذائیں ہوتی تھیں؟ افسوس ہے کہ رسول اللہ کی سادہ خوراک کا نسخہ ہماری قوم مغربی ڈاکٹروں اور سائنس و ٹیکنالوجی سے ایک مریض کے لیے دس لاکھ روپے میں خرید رہی ہے۔

ساحل مارچ ۲۰۰۶ء